اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
SEPTEMBER 2026
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 387
Regd. # MC-1177

"اَلْحُکْمُ الْمُبِیْنُ فِی الْکَلِمِ الْاَرْبَعِیْنَ"

اور

اَلنَّفَحَاتُ الْاُنْسِیَّۃُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃِ

کا پہلا اردو ترجمہ بنام

اَرْبَعِیْنَاتِ ابُوالحَسن صغیر

تصنیف لطیف

امامِ اہلِ روایہ ودرایہ

ابوالحسن بن محمد صادق حنفی سندھی مدنی

"المعروف ابوالحسن الصغیر" (1125-1187ھ)

ترجمہ

ڈاکٹر سیدہ مشکورہ حسنیہ جیلانیہ

(حیدرآباد دکن)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

"اَلْحُکْمُ الْمُبِیْنُ فِی الْکَلِمِ الْأَرْبَعِیْنَ"

اور

"النَّفَحَاتُ الْأُنْسِيَّةُ فِی الْأَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّةِ"

کا پہلا اردو ترجمہ بنام

اَرْبَعِینَاتِ

ابو الحَسَن سِندھی

تصنیفِ لطیف

امامِ اہلِ روایہ و درایہ

ابو الحسن بن محمد صادق حنفی سندھی مدنی

المعروف " ابو الحسن الصغیر "(1125-1187ھ)

ترجمہ

ڈاکٹر سیّدہ مَشکُورہ حسنیہ جِیلانیہ

(حیدرآباد، دکن)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق مترجم وناشر محفوظ ہیں

۞......رسالۂ اول: "اَلنَّفَحَاتُ الْاُنْسِیَّةُ فِي الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّةِ"

۞...... رسالۂ دوم: "اَلْحُكْمُ الْمُبِیْنُ فِي الْكَلِمِ الْاَرْبَعِیْنَ"

۞......نام کتاب : اربعیناتِ ابوالحسن سِندھی

۞......مصنف : امام ابوالحسن بن محمد صادق حنفی سندھی مدنی المعروف "ابو الحسن الصغیر" رحمۃ اللہ علیہ (1125-1187ھ)

۞......مترجم : ڈاکٹر سیّدہ مشکورہ حسنیہ جیلانیہ قادریہ

۞...... تکمیل یعنی: 12 اپریل 2024ء، حجاز مقدس، 23 رمضان المبارک 1445ھ

۞......اشاعت اول : ۱۴۴۷ھ /2026ء

(بموقع عرس حافظ ملت شاہ عبد العزیز اشرفی محدث مبارکپوری قدس سرہ)

۞......اشاعت ثانی : ستمبر، ربیع الآخر ۱۴۴۸ھ /2026ء

۞......ناشر : جمعیتِ اشاعت اہلسنّت

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

فون:021-32439799

خوشخبری: یہ رسالہ www.ishaateislam.org پر موجود ہے۔

فہرستِ مضامین

نمبر شمار ---------- عنوانات ---------- صفحہ

(1) انتساب 4
(2) پیش لفظ 5
(3) مقدمہ - ڈاکٹر سیدہ مشکورہ حَسنیہ جیلانیہ 8
(4) تذکرہ امام ابوالحسن سندھی الصغیر 12
(5) النَّفَحَاتُ الْأُنْسِيَّةُ فِي الْأَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّةِ 22
(6) الْحُكْمُ الْمُبِيْنُ فِي الْكَلِمِ الْأَرْبَعِيْنَ 50

❁❁❁

انتساب

امام اعظم

ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ

جدِ اعلیٰ - غوث اعظم

سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید تاج الدین عبد الرزاق حسنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حاجی الحرمین حضرت سید یوسف حسنی قادری جیلانی حسن آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید میراں جی خدانما حسنی جیلانی حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

بانی جامعہ نظامیہ، حیدرآباد - حضرت شیخ الاسلام امام انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

امام اہل سنت احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

جدِ امجد - حضرت سید اسماعیل ذبیح اللہ شاہ حسنی جیلانی حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

[تلمیذ حضرت شیخ الاسلام امام محمد انوار اللہ فاروقی حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ]

پیش لفظ

الحمد لله ربّ العٰلمین، والصلوۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین، وعلی من صحبه وتبعه باحسان إلی یوم الدین.

تدوینِ حدیث کا آغاز عہد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ہوا، صحابہ وتابعین کے دور میں پروان چڑھا اور ائمہ محدثین کے دور میں خوب پھلا پھولا۔ مختلف ائمہ محدثین نے احادیث کے کثیر مجموعے مرتّب کئے اور پھر بعد میں اہل علم نے ان مجموعات کے اختصار اور شروح، تحقیق وتخریج اور حواشی کا کام کیا۔ پہلی صدی ہجری سے ہی ائمہ کرام نے اپنے آپ کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس ارشاد "**نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ**" یعنی: "اللہ پاک اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری کوئی حدیث سُنی پھر اسے یاد کرلیا یہاں تک کہ اسے (دوسروں تک) پہنچادیا"۔ میں مذکور فضیلت کا مصداق ٹھہرانے کے لیے فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اُمّت تک پہنچانے کے لئے خوب خوب کوششیں کیں اور احادیثِ مبارکہ کا ایسا عظیمُ الشان گلشن ترتیب دیا جس میں سیر کرنے والا اپنے قلب ونظر کو ٹھنڈک وتازگی بخشتا ہے، **صحیح**، **سُنَن**، **مُسْنَد**، **مُسْتَدْرَک**، کُتبِ حدیث کی یہ تمام اقسام اسی گلشن کے مہکتے پھول ہیں، انہی پھولوں میں سے ایک منفرد پھول "**أَرْبعِین**" بھی ہے۔ اَربعین کا لفظی معنیٰ "چالیس" ہے۔ اِصطلاحِ محدثین میں اِس سے مراد چالیس اَحادیث کا مجموعہ ہے۔ یعنی کسی موضوع پر چالیس احادیثِ طیّبات جمع کرنا۔ مجموعاتِ حدیث میں اربعین نویسی، علوم حدیث کی علمی دلچسپیوں کا ایک مستقل باب ہے۔ اربعین سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب وہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِيمَا يَنْفَعُهُمْ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ، بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ سَبْعِينَ دَرَجَةً، اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ.**" (أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، 2/270، الرقم: 1725)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ وہ پہلے محدث ہیں جنہوں نے اسی طرز پر پہلی اربعین مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں اربعین کے سینکڑوں مجموعے مرتب ہوتے رہے جن میں

سے چند کا تعارف درج ذیل ہے۔

أربعین فی التصوّف: یہ محمد بن حسین ابوعبدالرحمٰن سُلَمی متوفی ۴۱۲ھ کی تالیف ہے جس میں آپ نے تصوف اور صوفیا کے متعلق چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں۔

أربعینِ بیہقی: امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ نے سو احادیثِ اخلاق کو 40 ابواب پر مرتب کیا ہے۔

أربعینِ طائیہ: امام ابوالفتوح محمد بن محمد طائی ہمدانی متوفی ۵۵۵ھ نے چالیس شیوخ سے چالیس احادیث جمع کی ہیں۔

أربعینِ طِوال : امام علی بن حسین دِمشقی المعروف ابنِ عَساکر متوفی ۵۷۱ھ نے چالیس ایسی طویل احادیث جمع کی ہیں جو رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کی نبوت کے بیان اور صحابۂ کرام کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہیں۔

الأربعین الإلٰہیۃ : یہ امام ابوالحسن علی بن مُفَضَّل مَقْدَسی متوفی ۶۱۱ھ کی تالیف ہے جس میں آپ نے احادیثِ قدسیہ جمع فرمائی ہیں۔

أربعینِ ابنُ العربی: احادیثِ قدسیہ پر ہی ایک اربعین شیخ اکبر محی الدّین ابنُ العربی متوفی ۶۳۸ھ کی بھی ہے جسے آپ نے مکۂ معظمہ میں تالیف فرمایا تھا۔

أربعینِ نَوَوی: امام یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ کی تالیف ہے اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زاوئد موجود ہیں۔

أربعینِ عالیہ: حافظ ابنِ حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ نے صحیحین میں سے ایسی چالیس احادیث کو جمع کیا ہے جن میں مسلم کی سند بخاری کی سند سے عالی ہے۔

أربعینِ طاش کُبریٰ زادہ: احمد بن مصطفےٰ رومی متوفی ۹۶۸ھ نے ایسی چالیس احادیث کا انتخاب کیا ہے جو سیرتِ نبوی کے ایک خوبصورت باب "مزاح" سے تعلق رکھتی ہیں۔

أربعینِ عَدلیہ: شیخ شہابُ الدّین احمد بن حجر مکی متوفی ۹۷۳ھ نے عدل و انصاف اور عادلوں کے متعلق چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں۔

أربعینِ جوامعُ الکَلِم: علامہ مُلّا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ نے بھی اربعین تصنیف فرمائی تھی جس

میں چالیس جَوَامِعُ الکَلِم احادیث کا انتخاب فرمایا اس کے علاوہ آپ نے چالیس احادیثِ قدسیہ پر مشتمل "**اَلْاَحَادِیْثُ الْقُدْسِیَّۃُ الْاَرْبَعِیْنِیَّۃ**" نامی اربعین بھی تالیف فرمائی ہے۔

اَربعینِ رضویہ: امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ نے بھی کئی اربعین تالیف فرمائی ہیں جن میں سے ایک "**مختصر المیزان**" ہے جس میں سوادِ اعظم کی پیروی پر چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں۔ یوں ہی غیر خُدا کو سجدہ حرام ہونے پر آپ نے چالیس احادیث جمع فرمائیں جس کا نام "**اَلزُّبْدَۃُ الزَّکِیَّۃ فِی تَحْرِیْمِ سُجُوْدِ التَّحِیَّۃ**" رکھا۔

زیرِ نظر کتاب "اربعینات ابوالحسن سندھی" امام ابوالحسن بن محمد صادق سندھی مدنی حنفی المعروف "ابوالحسن صغیر" متوفی ۱۱۸۷ھ کے تالیف کردہ چالیس، چالیس احادیث پر مشتمل دو رسالوں "**اَلْحُکْمُ الثَّمِیْن فِی الْکَلِمِ الْاَرْبَعِیْن**" اور "**النَّفَحَاتُ الْاُنْسِیَّۃ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃ**" کے مجموعے کا اُردو ترجمہ ہے، امام ابوالحسن صغیر ۱۱۲۰ھ میں ٹھٹہ سندھ میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی اور کچھ عرصہ اپنے آبائی علاقے میں گزارنے کے بعد چالیس سال کی عُمر میں مدینہ منورہ ہجرت فرمائی، باقی تمام عُمر مدینہ منورہ ہی میں بسر کی، مسجدِ نبوی شریف میں ہی درس و تدریس کا سلسلہ آخری عُمر تک جاری رہا اور ماہِ رمضان المبارک ۱۱۸۷ھ میں مدینہ منورہ میں ہی ان کا وصال ہوا۔

امام ابوالحسن صغیر نے متعدّد کُتب و رسائل تصنیف فرمائے جن میں سے دو (۲) رسائل کا اُردو ترجمہ "ڈاکٹر سیّدہ مشکورہ حسنیہ جیلانیہ، دار خزائن العرفان، حیدرآباد دکن" نے کیا اور ان کا نام "اربعینات ابوالحسن سندھی" رکھا، ادارہ جمعیّتِ اشاعتِ اہلِ سُنّت پاکستان اس ترجمے کو اپنے مُفت سلسلہ اشاعت کے تحت ۳۸۷ نمبر پر شائع کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ مُصنّف علیہ الرحمۃ کی اس عظیم کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، مترجمہ کو اُن کی اس خدمت کی برکتیں عطا فرمائے اور ہم سب کے اُستاذِ محترم قبلہ ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، محسنِ اہلِ سنّت علامہ عرفان ضیائی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور ادارے کے تمام اراکین و معاونین کو دارین کی بھلائیاں عطا فرمائے، ادارے کی اس سعی کو بھی قبول فرمائے اور اس کاوش کو عوام و خواص کیلئے مفید بنائے۔

آمین ثُمَّ آمین بجاہِ سیّد الأنبیاء والمرسلین ﷺ

(مفتی) محمد آصف نعیمی

مفتی دارالافتاء النّور (جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنت، پاکستان)

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام حمد و ثنا اللہ ربُّ العالمین کے لیے ہے، اور دُرود و سلام نازل ہو اس کے حبیب سیّدنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جن کے ارشادات کے ذریعے ہمارے لیے علم و ہدایت کے ابواب کھلتے ہیں، اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آل پاک پر اور اصحاب کرام پر بھی جنہوں نے ہم تک دین اسلام پہنچایا۔

یہ امر میرے لیے باعثِ شرف ہے کہ مجھے بارہویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالمِ دین، امامِ ربانی، محدثِ مدینہ، ابوالحسن بن محمد صادق حنفی سندھی مدنی المعروف "ابو الحسن الصغیر" رحمۃ اللہ علیہ (1125-1187ھ) کی گراں قدر اربعینات، **"النَّفَحَاتُ الْأُنْسِيَّةُ فِي الْأَحَادِيثِ الْقُدْسِيَّةِ"** اور **"الْحُكْمُ الْمُبِيْنُ فِي الْكَلِمِ الْأَرْبَعِيْنَ"** کا اردو لیعنی کر کے اہل ذوق و شوق کی خدمت میں پیش کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔

اس ترجمے کا مقصد محض لیعنی نگاری نہیں بلکہ احادیث مبارکہ کی خدمت اور ایک عظیم عالمِ اہلِ سنت کے رسائل کو ان کے سوانحی خاکے کے ساتھ اردو قارئین تک پہنچانا ہے، تاکہ ان پوشیدہ جواہر پاروں سے امتِ مسلمہ مستفید و مستفیض ہو سکے۔ یہ بظاہر چالیس احادیث کے مجموعے ہیں لیکن ان کے پیچھے آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظیم بشارتیں پنہاں ہیں، جیسا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا، بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ."** [1]، اور کسی

1- یعنی: "جس شخص نے میری امت کے لیے ان کے دینی معاملات سے متعلق چالیس حدیثیں محفوظ کیں (اور دوسروں تک پہنچائیں)، اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن فقہاء اور علماء کے زمرے میں اٹھائے گا۔" ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے: "سئل رسول الله ﷺ ما حدُّ العِلمِ الَّذِيْ إذا بلَغَهُ الرَّجُلُ كانَ فَقِيهًا فقال رسول الله ﷺ مَنْ

بھی اربعین کے مجموعے کو پڑھنے، سمجھنے، یاد کرنے، جمع کرنے یا یعنی کرنے کے پیچھے ان بشارتوں کے علاوہ "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً."[1] کے حکم کی تکمیل بھی مقصود ہوتی ہے اور "فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ."[2] پر عمل آواری بھی۔

اربعین نویسی کی بات کی جائے تو چاہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی اربعین ہو، یا امام ابو عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ کی، یا امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی ہو، یا امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کی، یا دیگر محدثین کرام کی، ہر ایک کے پیچھے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت "**كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا**" اور "**يُحْشَرُ مَعَ الْفُقَهَاءِ**" کی فضیلتوں کا حصول ضرور نظر آتا ہے۔

امام ابو الحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں دیگر خالص علمی عناوین پر خامہ فرسائی کی ہے، اور مختلف موضوعات پر گراں قدر کتب ورسائل تصنیف کیے ہیں، وہیں **ان دو اربعینات** کی جمع وترتیب سے نبوی بشارت کے حقدار بھی بنے ہیں۔

حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا.": یعنی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے جہاں انسان پہنچے تو عالم ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو میری امت کے لیے چالیس احکام دین کی حدیثیں حفظ کرے، اسے اللہ تعالیٰ فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع و گواہ ہوں گا۔" امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مختلف صحابہ کرام خصوصاً حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت عبد اللہ ابن مسعود، حضرت معاذ ابن جبل، حضرت ابو درداء، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ، اور حضرت ابو سعید خدری رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ سے مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ (اربعین نووی: مقدمہ)؛ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں "**وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا.**" ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں "**قِيلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ.**" ہے اور حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں "**كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ.**" ہے۔

1 - یعنی: "میری طرف سے پہنچاؤ، اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔" (صحیح بخاری:3461)

2 - یعنی: "چاہیے کہ حاضر شخص غائب / غیر موجود شخص کو (دین کی بات) پہنچا دے، کیونکہ بسا اوقات وہ شخص جسے بات پہنچائی جائے، سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا (یا زیادہ فہم و ادراک رکھنے والا) ہوتا ہے۔" (ابن ماجہ:119؛ صحیح بخاری:1741، تفصیلی روایت کا حصہ ہے؛ مسلم:1679؛ مسند احمد:20498)

اس مجموعے میں پہلا رسالہ: "**اَلنَّفَحَاتُ الْأُنْسِيَةُ فِي الْأَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَةِ**" ہے جو چالیس احادیثِ قدسیہ کا مجموعہ ہے، جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض احباب کی درخواست پر جمع فرمایا تھا۔

احادیثِ قدسیہ پر یوں تو مختلف ادوار میں کافی کام ہوا ہے، لیکن متاخرین میں سب سے جامع کام امام محمد عبد الرؤوف مناوی شافعی مصری رحمۃ اللہ علیہ (م:1031ھ) کا ہے، جنھوں نے اپنی کتاب "**الْإِتْحَافَاتُ السَّنِيَةُ بِالْأَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَةِ**" میں تقریبا تمام کتبِ حدیث سے **تین سو بہتر** (372) احادیثِ قدسیہ کو جمع فرمایا ہے۔ الحمد للہ، اس مجموعہ کا یعنی کرنے کا شرف بھی مجھے حاصل ہوا ہے۔

اسی طرح بعد کے ادوار میں بھی اس عنوان پر کام ہوتا رہا، امام ابو الحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ اربعین "**اَلنَّفَحَاتُ الْأُنْسِيَةُ**" اسی سنہرے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس اربعین سے عوام الناس اور طلبہ وطالبات کو خاص فائدہ ہوگا، اور علمائے کرام بھی اس سے یکساں مستفید ہو پائیں گے۔

اس مجموعے میں دوسرا رسالہ: "**اَلْحُكْمُ الْمُبِيْنُ فِي الْكَلِمِ الْأَرْبَعِيْنَ**" چالیس مختصر احادیثِ نبویہ کا حسین گلدستہ ہے، جو یاد کرنے کے لیے بہت آسان اور معانی کے اعتبار سے انتہائی جامع وپُر مغز ہے، جسے قارئین کرام بآسانی اپنے بچوں کو حفظ کرواسکتے ہیں۔

ترجمے کے دوران، میں نے زبان کی سلاست کو ملحوظ رکھا ہے، نیز عربی متن کو شامل کرتے ہوئے احادیثِ شریفہ کی مختصر اور ضروری تخریج کا اہتمام بھی کیا ہے۔

میں امید کرتی ہوں کہ یہ کاوش، قاری کو نہ صرف ان احادیث کے معانی سے آشنا کرائے گی بلکہ علم میں اضافے اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قلبی تعلق میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ **إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى!** مزید یہ کہ میں نے افادیتِ عامہ کے پیشِ نظر مصنف امام ابو الحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ بھی شاملِ کتاب کیا ہے، تاکہ فاضل مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے علمی وروحانی کارناموں سے قارئین آشنا ہوسکیں، اور ان کے فیضانِ علمی وروحانی

سے مستفید ہو سکیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ نبی کریم ﷺ کی احادیثِ مبارکہ کی اس خدمت کو قبول و منظور فرمائے، اور قارئین کو احادیثِ مبارکہ کی فہم اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہم سب کو فاضل مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے فیضانِ علمی و روحانی سے مستفیض فرمائے۔

آمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِيْنِ ﷺ

طالبِ علم وعرفاں

ڈاکٹر سیدہ مشکورہ حسنیہ جیلانیہ

دار خزائن العرفان

حیدرآباد، دکن

تذکرہ امام

ابو الحسن سندھی الصغیر

علیہ الرحمہ

(1125-1187ھ)

نام اور نسب:

آپ کا نام محمد ابو الحسن بن محمد صادق ہے، آپ سندھی "الصغیر" سے مشہور ہیں، "الصغیر" لقب کے ذریعے آپ کو ابو الحسن سندھی "الکبیر" امام محمد بن عبد الہادی (م: 1138ھ) سے ممتاز کیا جاتا ہے، جو صحاح ستہ، مسند امام احمد بن حنبل، اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الاذکار، وغیرہ، جیسی امہاتِ کُتبِ حدیث پر مشہور حواشی کے مصنف ہیں۔ [1]

امام ابو الحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اکثر رسائل کے آغاز میں اپنا نام اس طرح ذکر کرتے ہیں: "ابو الحسن بن محمد صادق سندھی مدنی نے کہا"، یا صرف کنیت اور لقب استعمال کرتے ہیں، جیسے: "ابو الحسن سندھی مدنی۔" [2]

بعض لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "محمد بن صادق سندھی" [3] بھی بتاتے ہیں، تحقیقی قول یہی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصل پیدائشی نام سے شہرت نہیں پائی، بلکہ خود کو "ابو

1- الإعلام بمن في تاريخ الهند من الأعلام (نزہۃ الخواطر): سید عبد الحی حسنی: (6/685)، اور البدور المضیئۃ في تراجم الحنفیۃ: کمالائی: (6/21).

2- ڈاکٹر عبد الغفور سندھی نے اپنے ایک تحقیقی مقالے "سطور من حياة محدث المدينة محمد حياة بن إبراهيم السندي" (ص: 8) میں، مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر شیخ محمد حیات سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں کیا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "غلام حسین بن محمد صادق سندھی" لکھا ہے۔ اسی طرح "شرح معدل الصلوۃ" کی تحقیق کے مقدمہ میں محقق کتاب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "غلام حسین" بتایا ہے۔

3- فهرست الفهارس: عبد الحی بن عبد الکبیر کتانی: (1/149).

الحسن" ہی کہلوانا پسند کیا ہے، اور بعض جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا نام "محمد" بھی لکھا ہے۔

ولادت اور ابتدائی زندگی:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سنہ 1120ھ میں، ٹھٹھہ سندھ میں ہوئی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہیں پرورش پائی، اور اپنے والد گرامی شیخ علامہ محمد صادق حنفی سندھی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور پھر علمائے سندھ کے سامنے زانوئے تلمذ طئے کیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی اساتذہ میں صاحب "دِرَاسَاتُ اللَّبِیْبِ" شیخ محمد معین بن محمد امین ٹھٹوی (م:1161ھ) اور علامہ عبد الولی بن سعد اللہ سَلَوَنی رحمۃ اللہ علیہ (م:1189ھ) شامل ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1160ھ میں مدینہ منورہ ہجرت فرمائی، یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ محمد حیات سندھی رحمۃ اللہ علیہ (م:1163ھ) سے علم حاصل کیا اور طویل عرصے تک ان کی صحبتِ بابرکت میں رہے، اور ساتھ ہی دیگر علماء سے بھی خوب استفادہ کیا۔

مَسندِ درسِ حدیث پر جلوہ گری:

امام ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مبارک سرزمین مدینہ منورہ پر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا، اور اپنے شیخ محمد حیات سندھی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی جانشین کے طور پر چوبیس (24) سال تک مسجد نبوی عَلٰی صَاحِبِہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ میں حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حدیث و فقہ کے حلقے بکثرت منعقد فرماتے تھے، حتی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں درس اور افادۂ عامہ و خاصہ کی کثرت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں تھا، اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی تحصیلِ علم اور درس و تدریس سے معمور تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ فضل و کمال، زبردست فقیہ و محدث، مفسر اور بہترین واعظ بھی تھے۔

بیعت وارادت:

امام ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت کے عظیم بزرگ حضرت صوفی عبد اللطیف

بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ (م:1165ھ)[1] سے علومِ طریقت حاصل کیے اور سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہو کر داخل ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ:

امام ابو الحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں اس وقت کے کئی اکابر علماء شامل تھے، یہاں ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند اہم اساتذۂ کرام کے نام پیش کر رہے ہیں:

1- آپ کے والد گرامی شیخ علامہ محمد صادق حنفی سندھی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
2- شیخ محمد معین بن محمد امین ٹھٹھوی سندھی رحمۃ اللہ علیہ (م:1161ھ)
3- شیخ عبد الولی بن سعد اللہ سَلوَنی رحمۃ اللہ علیہ (م:1189ھ)
4- میر نجم الدین (عزلت) بن میر رفیع الدین سندھی رحمۃ اللہ علیہ (م:1160ھ)
5- شیخ الاسلام محمد ہاشم حارثی ٹھٹھوی سندھی رحمۃ اللہ علیہ (1104-1174ھ)
6- شیخ الاسلام محمد حیات بن ابراہیم سندھی رحمۃ اللہ علیہ (م:1163ھ)
7- شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد عقیلہ بن سعید مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م:1150ھ)
8- شیخ سالم بن عبد اللہ بن سالم بصری رحمۃ اللہ علیہ (م:1160ھ)، صاحب "الإِمْدَادُ بِعُلُوِّ الإِسْنَادِ" [2]
9- شیخ عمر بن احمد بن عقیل حسینی علوی سقاف شافعی مکی رحمۃ اللہ علیہ (م:1174ھ) [3]
10- شیخ احمد بن حسن بن عبد الکریم جوہری شافعی ازہری رحمۃ اللہ علیہ (م:1181ھ)
11- شیخ عطاء اللہ بن احمد بن عطاء اللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ (م:1186ھ)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ:

---

1 - الإعلام بمن في تاريخ الهند من الأعلام (نزهة الخواطر)؛ سید عبد الحی حسنی:(6/755).

2- یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ عبد اللہ بن سالم بصری رحمۃ اللہ علیہ کی "تصنیف" ہے۔

3 - آپ رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبد اللہ بن سالم بصری رحمۃ اللہ علیہ (م:1134ھ) کے نواسے ہیں، اپنے نانا اور شیخ حسن بن علی العُجَیمی رحمۃ اللہ علیہ (م:1113ھ) کے نامور شاگرد ہیں۔

1- شیخ احمد بن محمد سعید بن محمد امین سفر مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م:1190ھ)
2- شیخ عبد اللہ بن محمد بن محمد بن علقہ بن احمد العقاد حلبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م:1205ھ)
3- شیخ امین الدین بن حمید الدین بن غازی الدین کاکوروی ہندی رحمۃ اللہ علیہ (م:1253ھ)
4- امام سید محمد مرتضی حسینی بلگرامی زبیدی، صاحب "تاج العروس" رحمۃ اللہ علیہ (م:1205ھ)
5- شیخ صالح بن محمد بن نوح بن عبد اللہ بن عمر عمری فُلّانی رحمۃ اللہ علیہ (م:1218ھ)
6- شیخ عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل امیر صنعانی رحمۃ اللہ علیہ (م:1244ھ)
7- شیخ محمد بن عبد اللہ الاحسائی رحمۃ اللہ علیہ (م:1216ھ)
8- شیخ عبد الرحمن بن عبد الکریم انصاری حنفی مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م: 1195ھ)،وغیرہم۔

شیخ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف:

امام ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد کتب اور رسائل تصنیف فرمائے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

1- **النَّفَحَاتُ الْأُنْسِيَةُ فِي الْأَحَادِيثِ الْقُدْسِيَةِ.** (زیرِ نظر رسالہ)

2- **الْحُكْمُ الْمُبِينُ فِي الْكَلِمِ الْأَرْبَعِينَ.** (زیرِ نظر رسالہ)

3- **بَهْجَةُ النَّظَرِ عَلَى شَرْحِ نُخْبَةِ الْفِكْرِ:** یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے مشہور اور اہم تصنیف ہے، اور امام ابن حجر شافعی عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (م:852ھ) کی "**نُزْهَةُ النَّظَرِ شَرْحُ نُخْبَةِ الْفِكْرِ**" کی ایک عمدہ شرح کی ہے۔ اس کی تکمیل ربیع الاول 1181ھ میں ہوئی، یہ متعدد بار طبع ہو چکی ہے۔

4- **تُحْفَةُ الْأَمَاجِدِ فِي الْإِنْفَاقِ فِي الْمَسَاجِدِ.**

5- **تَهْذِيبُ الْبَيَانِ فِي تَرْتِيبِ الْقُرْآنِ.**

6- رِسَالَةٌ فِي اجْتِنَابِ سُوءِ الظَّنِّ.

یہ رسالہ امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (م:505ھ) کے دفاع میں اور ان کی طرف منسوب ایک مقولے: "لَيْسَ فِي الإِمْكَانِ أَبْدَعُ مِمَّا كَانَ" (جو کچھ ہو چکا ہے اس سے بہتر ممکن نہ تھا) کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ ظاہری اعتبار سے یہ مقولہ اللہ تعالیٰ کے حق میں ایک ناپسندیدہ بات ہے، اور علماء کی ایک جماعت اسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کرتی ہے، جب کہ دیگر علماء نے اس نسبت کی نفی کی ہے، اور بعض نے اس قول کی تاویل کی ہے جس سے یہ مقولہ ایک صحیح مفہوم پر منطبق ہو جاتا ہے۔ مصنفِ فاضل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے دفاع میں اور اس مقولے کے معنی و مراد کے بارے میں حُسن ظن رکھتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ اس کے متعدد قلمی نسخے موجود ہیں۔

7- رِسَالَةٌ فِي الْجَوَابِ عَلَى إِشْكَالٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: "وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ."

8- رِسَالَةٌ فِي الْجَوَابِ عَلَى بَعْضِ الأَسْئِلَةِ.

9- رِسَالَةٌ فِي حَيَاةِ الأَنْبِيَاءِ -عَلَيْهِمُ السَّلَامُ- وَالشُّهَدَاءِ مِمَّا نَصَّ عَلَيْهِ الْفُحُولُ الأَذْكِيَاءُ.

10- رِسَالَةٌ فِي دَفْعِ وَهْمٍ حَوْلَ مُرَادِ الإِمَامِ الْبُخَارِيِّ فِي الْكَلَامِ عَلَى مَسْأَلَةِ دُخُولِ الأَعْمَالِ فِي الإِيمَانِ فِي صَحِيحِهِ.

11- رِسَالَةٌ فِي عَدَدِ مَرَّاتِ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ.

یہ رسالہ شیخ احمد بن محمد الاسدی رحمۃ اللہ علیہ (م:1066ھ) کی کتاب "إِخْبَارُ الْكِرَامِ بِأَخْبَارِ الْبَلَدِ الْحَرَامِ" سے منتخب کرکے تصنیف کیا گیا ہے۔

12- رِسَالَةٌ فِي صِيَغِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

اس کا نام بعض خطی نسخوں میں "الصِّلَاتُ فِي الصَّلَاةِ" بھی لکھا ہے۔

13- شَرْحُ جَامِعِ الأُصُولِ لِابْنِ الأَثِيرِ.

14- فِہْرِسْتِ مَرْوِیَّات (آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ روایات کی فہرست)

15- اَلْفُيُوضَاتُ النَّبَوِيَّةُ فِي حَلِّ الْأَلْغَازِ الْبِرْكِوِيَّةِ: یہ رسالہ امام پیر علی بِرکوی رومی رحمۃ اللہ علیہ (929- 981ھ) [1] کے کلمۂ توحید سے متعلق کلام کی شرح پر مبنی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے 6ربیع الاول 1183ھ کو تحریر فرمایا، یعنی وفات سے چار سال قبل یہ مکمل ہوئی۔

16- مُخْتَارُ الْأَطْوَارِ فِي أَطْوَارِ الْمُخْتَارِ: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے پانچ اَدوار–یعنی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ، بعثت، معراج شریف، ہجرت، اور وصالِ مبارک سے متعلق علماء کی ضخیم کتب میں موجود مباحث کے خلاصے کو ذکر کیا ہے ۔ یہ رسالہ متعدد بار طبع ہو چکا ہے۔

17- مَنْهَلُ الْهُدَاةِ إِلَى مُعَدِّلِ الصَّلَاةِ.

یہ امام محمد بن پیر علی بِرکوی رومی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م:981ھ) کے رسالہ "مُعَدِّلُ الصَّلَاةِ" کی شرح ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی وفات سے پانچ سال قبل 1182ھ میں مکمل کیا ہے، یہ کئی بار طبع ہو چکا ہے۔ [2]

18- اَلنَّشْأَةُ الرَّضِيَّةُ وَالشَّمَائِلُ الْمَرْضِيَّةُ.

1-بعض نے اس کتاب کی امام محمد بن پیر علی برکوی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت کی نفی کی ہے اور اسے کسی اور کی طرف منسوب کیا ہے۔

2-اس پر جامعہ تکریت کے کلیۃ العلوم الاسلامیہ میں تحقیق کی گئی ہے، نیز اسے عبد اللہ نانا الامریکی کی تحقیق کے ساتھ مكتبة إسماعيل للنشر والتوزيع برطانية سے بھی طبع کیا گیا ہے، اور علامہ مفتی ابو البرکات حق النبی سندھی ازہری صاحب کی تحقیق، حواشی اور تعلیقات کے ساتھ دار الفتح للنشر والتوزيع سے بھی طبع ہو چکی ہے۔

یہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ پر ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں آپ ﷺ کے بعض صفاتِ کریمہ اور شمائل مبارکہ کا بھی ذکر ہے۔ اس کے کئی نسخے موجود ہیں۔ [1]

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں علماء کی تعریف، اور توصیفی کلمات:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر ائمہ، اہلِ علم، تلامذہ اور دیگر مورخین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں جو تعریفی و توصیفی کلمات کہے ہیں، یہاں ان میں سے کچھ اقوال ذکر کیے جاتے ہیں:

❖ شیخ عبد الرحمن بن عبد الکریم انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"صَاحِبُنَا الْعَلَّامَةُ أَبُو الْحَسَنِ السِّنْدِيُّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ الْمُنَوَّرَةَ سَنَةَ 1165ھ وَكَانَ رَجُلًا فَاضِلًا، اِشْتَغَلَ بِعِلْمِ الْحَدِيثِ حَتَّى لَرُبَّمَا لَمْ يَصِرْ لَهُ نَظِيرٌ وَلَا شَبِيهٌ؛ مُلَازِمًا لِلْمَسْجِدِ الشَّرِيفِ النَّبَوِيِّ، حَتَّى بَلَغَتْ دُرُوسُهُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةٍ." [2]

یعنی: "ہمارے ساتھی، علامہ ابوالحسن سندھی...... ایک فاضل آدمی تھے، انہوں نے علمِ حدیث میں اس قدر محنت کی کہ ان کی کوئی مثال تھی، نہ کوئی ان کا ہم پلہ تھا۔ وہ مسجدِ نبوی میں ہی رہا کرتے تھے، یہاں تک کہ دن اور رات میں ان کے دس سے زیادہ دروس ہوتے تھے۔"

❖ امام سید محمد مرتضی حسینی بلگرامی زبیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مشہور قصیدے "أَلْفِيَةُ السَّنَدِ" میں، علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

وَمِنْهُمْ شَيْخِي الرِّضَى أَبُو الْحَسَنِ ... خِدْنَ الْفَخَارِ وَالْمَزَايَا وَالْمِنَنِ
الْعَالِمُ الْمَعْرُوفُ بِالسِّنْدِيِّ ... الْأَثَرِيُّ ذُو الذَّكَا النَّدِيِّ

1- ان میں سے ایک نسخہ حاجی محمود افندی لائبریری میں مجموعے میں رقم (1410) کے تحت موجود ہے۔

2- تحفة المحبين والأصحاب في معرفة ما للمدنيين من الأنساب؛ عبد الرحمن بن عبد الکریم انصاری (1124-1195ھ)، ص: 287.

عَلَّامَــةُ الْأَصْـلَيْــنِ ذُوالْاٰيَــاتِ   مُحَدِّثُ الْوَقْتِ مِنَ الْأَثْبَاتِ

یعنی:"اور ان میں (یعنی، میرے شیوخ میں) میرے پسندیدہ شیخ ابو الحسن ہیں، جو فخر اور خوبیوں اور فضائل کے مالک ہیں، وہ عالم ہیں جو سندھی کے نام سے مشہور ہیں، محدث اور صاحبِ عقل وذکا، اور سخی ہیں، وہ قرآن وحدیث کے علامہ ہیں، اور کرامات (علم وفضل میں کمال) والے ہیں، وہ اپنے وقت کے محدث ہیں اور قابلِ اعتماد لوگوں میں سے ایک ہیں۔" [1]

❖ مسند الدنیا امام سید عبد الحی بن عبد الکبیر کتانی حسنی مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ تاودی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنی "فہرست" میں امام ابو الحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکرِ خیر اس طرح کیا ہے:"أَنَّهُ أَعْلَمُ مَنْ لَقِيَ بِالْمَدِينَةِ."

یعنی: "مدینہ میں وہ جن سے ملے ان سب میں وہ زیادہ علم والے تھے۔" [2]

❖ امام ابو الحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد شیخ صالح بن محمد عمری فُلَّانی رحمۃ اللہ علیہ (م:1218ھ) نے اپنی "ثَبَتْ"(مجموعۂ اسانید) میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم وکمال، صاحبِ رائے ہونے اور احادیث پر مضبوط گرفت رکھنے کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

"كَانَ إِمَامًا عَالِمًا بِالسُّنَّةِ وَ آثَارِهَا، عَامِلًا بِهَا، مُجْتَهِدًا لَا عَصَبِيَّةَ فِيهِ. قَدْ يَعْمَلُ بِخِلَافِ مَذْهَبِهِ فِيمَا ظَهَرَ لَهُ فِيهِ الْحَقُّ عَلَى خِلَافِ مَذْهَبِ إِمَامِهِ، كَشَيْخِهِ مُحَمَّد حَيَاة السِّنْدِيِّ."

یعنی:"وہ(یعنی، امام ابو الحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ) ایک ایسے امام تھے جو سُنّت اور آثار (احادیث) سے واقف تھے، ان پر عمل پیرا تھے، اور ایک ایسے مجتہد تھے جن میں کوئی تعصب نہیں تھا۔ وہ اپنے امام کے مذہب کے خلاف بھی اس مسئلے میں عمل کرتے تھے جس

1-ألفية السند: مرتضی زبیدی بلگرامی:(ص95)، طبعہ دار ابن حزم.
2-دیکھیے: فهرست الفهارس ؛عبد الحی بن عبد الکبیر کتانی: (1/149).

میں ان کے نزدیک حق واضح ہوتا تھا، جیسا کہ ان کے شیخ محمد حیات سندھی کرتے تھے۔" [1]

❖ شیخ ابن حمید نے شیخ محمد بن عبد اللہ الاحسائی رحمۃ اللہ علیہ (م:1216ھ) کے شیوخ کے تذکرے کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا: "**فَمِمَّنْ أَخَذَ عَنْهُ الْحَدِيثَ: حَافِظُ عَصْرِهِ أَبُو الْحَسَنِ السِّنْدِيُّ نَزِيلُ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ.**"

یعنی: "ان لوگوں میں سے جن سے، انہوں (یعنی، شیخ احسائی رحمۃ اللہ علیہ) نے حدیث حاصل کی، اپنے زمانے کے حافظِ حدیث ابوالحسن سندھی بھی تھے، جو مدینہ منورہ میں مقیم تھے۔" [2]

❖ ہند کے مشہور مؤرخ- شیخ سید عبدالحی حسنی لکھنوی لکھتے ہیں:

"**الإِمَامُ الْعَالِمُ الْمُحَدِّثُ...صَدَرَ لِلتَّدْرِيسِ فِي تِلْكَ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ (يَعْنِي الْمَدِينَةَ الْمُنَوَّرَةَ)، وَلَمْ يَكُنْ مِثْلُهُ فِي زَمَانِهِ فِي كَثْرَةِ الدَّرْسِ وَالْإِفَادَةِ.**"

یعنی: "امام، عالم اور مُحدِّث... انہوں نے اس بابرکت مقام (یعنی مسجد نبوی) میں تدریس کا آغاز کیا، اور ان کے زمانے میں درس دینے اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے میں ان جیسا کوئی دوسرا شخص نہیں تھا۔" [3]

❖ مسند الدنیا امام سید عبدالحی بن عبدالکبیر کتانی حسنی مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"**أَبُو الْحَسَنِ السِّنْدِيُّ الصَّغِيرُ، مُحَدِّثُ الْمَدِينَةِ آخِرَ الْقَرْنِ الثَّانِي عَشَرَ.**"

یعنی: "ابوالحسن سندی الصغیر، بارہویں صدی کے آخر میں مدینہ کے محدث تھے۔" [4]

کسبِ معاش:

1- دیکھیے: فهرست الفهارس ؛عبدالحی بن عبدالکبیر کتانی: (1/149).

2- السحب الوابلة: ابن حمید: (3/1695).

3- الإعلام بمن في تاريخ الهند من الأعلام (نزهة الخواطر)؛ سید عبدالحی حسنی: (6/ 685).

4- فهرست الفهارس ؛عبدالحی بن عبدالکبیر کتانی: (1/148).

شیخ عبد الرحمن بن عبد الکریم انصاری حنفی مدنی (م:1195ھ)، جو کہ امام ابو الحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ایک تھے، نے اپنی کتاب "تُحْفَةُ الْمُحِبِّينَ وَالْأَصْحَابِ فِي مَعْرِفَةِ مَا لِلْمَدَنِيِّينَ مِنَ الْأَنْسَابِ" میں ذکر کیا ہے کہ امام ابو الحسن سندھی الصغیر رحمۃ اللہ علیہ مسجدِ نبوی میں تدریس کے ساتھ ساتھ دنیاوی معاملات میں بھی مشغول رہے، اور بہت زیادہ مال و دولت حاصل کیا، یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار دولت مندوں میں ہونے لگا تھا۔[1]

اولاد:

شیخ عبد الرحمن انصاری حنفی مدنی (م:1195ھ)، نے ذکر کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی شادیاں کیں اور اولاد میں صرف ایک بیٹے "احمد" تھے، جو مصر کا سفر کر کے روم کی طرف جانا چاہتے تھے، مگر کشتی میں ہی ان کا انتقال ہو گیا، اور انہیں سمندر کی گہرائی کے سپرد کر دیا گیا، اور ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔[2]

وفات:

امام ابو الحسن سندھی الصغیر رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال مدینہ منورہ میں 25 رمضان المبارک، بروز جمعہ، سنہ 1187ھ کو ہوا۔[3] اور جنت البقیع میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی اور روحانی فیضان سے نوازے۔

آمِین یَا رَبَّ الْعَالَمِینَ بِجَاهِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ ﷺ

❀❀❀

1- تحفة المحبين والأصحاب في معرفة ما للمدنيين من الأنساب؛ شیخ عبد الرحمن بن عبد الکریم انصاری حنفی مدنی (م:1195ھ)، ص: (287).

2- تحفة المحبين، شیخ عبد الرحمن بن عبد الکریم انصاری ؛ص:(288).

3- الإعلام بمن في تاريخ الهند من الأعلام (نزهة الخواطر)؛ سید عبد الحی حسنی: (927/7).

النَّفَحَاتُ الْأُنْسِيَّةُ
فِي
الْأَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّةِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ للهِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمُسْتَعَانِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْأَتَمَّانِ الْأَكْمَلَانِ عَلَى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ، وَعَلَى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَتَابِعِيْهِمْ بِإِحْسَانٍ.

أَمَّا بَعْدُ: فَيَقُوْلُ الْفَقِيْرُ أَبُو الْحَسَنِ السِّنْدِيُّ الْمَدَنِيُّ:

إِنَّهُ لَمَّا أَمَرَنِيْ بَعْضُ السَّادَةِ الْأَعْيَانِ أَنْ أَجْمَعَ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِمَّا رَفَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى اللهِ الدَّيَّانِ، فَامْتَثَلْتُ أَمْرَهُ لِدَعَوَاتِهِ الصَّالِحَةِ وَنَفْعِ الْإِخْوَانِ. فَأَقُوْلُ -وَإِلَى اللهِ الْإِنَابَةُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو حنان (بے انتہا مہربان) اور منان (بہت احسان کرنے والا) ہے، اور رحمٰن اور رحیم اور مستعان (جس سے مدد طلب کی جاتی) ہے، اور کامل و مکمل صلاۃ و سلام نازل ہو اس کے حبیب ﷺ پر جو اولادِ عدنان کے سردار ہیں، اور آپ ﷺ کی آل پر اور اصحاب پر اور آپ ﷺ کی احسان کے ساتھ اتباع کرنے والوں پر۔

اما بعد:

فقیر ابوالحسن سندھی مدنی، کہتا ہے:

مجھے بعض اہلِ فضل اور سرکردہ شخصیتوں نے حکم دیا کہ میں ایسی چالیس احادیثِ مبارکہ جمع کروں جسے حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے (یعنی، احادیثِ

قدسیہ)، تو میں نے ان کی نیک دعاؤں کی بدولت اور بھائیوں کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے ان کے حکم کی تعمیل کی ہے۔ تو میں کہتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرنا ہے اور اسی پر بھروسہ ہے:

حدیث: [1]
اَلْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "قَالَ اللهُ تَعَالَى:

"أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ." رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
" میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال تک آیا ہے۔"[1]

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [2]
اَلْحَدِيْثُ الثَّانِي

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ:

"مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا، لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً." رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1- صحیح بخاری: (3244) / صحیح مسلم: (2824)

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"جو نیکی لے کر آتا ہے تو اس کے لیے اسی طرح کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، یا میں اس سے زیادہ لکھ دیتا ہوں، اور جو گناہ لے کر آتا ہے تو اس کا بدلہ صرف ایک ہی گناہ ہے ، یا پھر میں معاف کر دیتا ہوں، اور جو ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں ایک باع (دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ کے برابر) اس کے قریب ہوتا ہوں، اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں، اور جو زمین بھر کر گناہ لے کر میرے پاس آتا ہے، اس حال میں کہ وہ کسی کو میرا شریک نہیں بناتا تو میں اسی قدر مغفرت و معافی کے ساتھ اس سے ملاقات کرتا ہوں۔" [1]

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [3]

الْحَدِيثُ الثَّالِثُ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "قَالَ رَبُّكُمْ:

"أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى، فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ. "رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تمہارے ربّ عزّوجلّ نے فرمایا:

" میں ہی اس بات کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے (تقوی اختیار کیا جائے)، اور جو مجھ سے ڈرے (تقوی اختیار کرے) تو میں ہی اس بات کا اہل ہوں کہ اسے معاف کردوں (اس کی مغفرت کردوں)۔" [2]

1- صحیح مسلم:(2687)

2- جامع ترمذی:(3328)/ سنن ابن ماجہ:(4299)/ مسند احمد بن حنبل:(12442)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [4]

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ:

"وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ." رَوَاهُ أَحْمَدُ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ربّ عزّوجلّ نے فرمایا:

"میری عزت اور میرے جلال کی قسم! اور میرے بلند مقام کی قسم! میں ان کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے (یعنی، استغفار کرتے) رہیں گے۔"[1]

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [5]

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ:

"ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ." رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یقیناً، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے ابنِ آدم! میری عبادت کے لیے اپنے آپ کو فارغ کر، میں تیرے سینے کو "غنا" (بے نیازی / مال داری / سکونِ قلب) سے بھر دوں گا، اور تیرے "فقر" (غریبی / مفلسی) کو دور کردوں گا، اور اگر تو ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں (یعنی، تیرے بدن) کو کاموں میں مشغول کردوں گا، اور تیرے فقر کو دور نہیں کروں گا

1- مسند احمد بن حنبل: (11237) اور (11244)

۔" [1] اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [6]

الْحَدِيْثُ السَّادِسُ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِيْ، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ. " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میں شرک سے، سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، تو اگر کوئی شخص کوئی عمل کرے اور اس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں۔" [2]

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [7]

الْحَدِيْثُ السَّابِعُ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ قَالَ:

"مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ، كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ. " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

یعنی: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

1- جامع ترمذی: (2466) / سنن ابن ماجہ: (4107) / مسند احمد بن حنبل: (8969)

2- صحیح مسلم: (2985)

"جو میرے کسی دوست (ولی) سے عداوت (دشمنی) رکھتا ہے تو میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں، میرا بندہ کسی چیز سے میرا ایسا قُرب حاصل نہیں کرتا جیسا وہ میری فرض کردہ عبادتوں کے ذریعہ قُرب حاصل کرتا ہے، (یعنی، یہی میرے نزدیک سب سے پسندیدہ ذریعۂ تقرب ہے)، اور میرا بندہ نوافل (یعنی، زائد عبادات) کے ذریعہ میرا قُرب حاصل کرتاہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں ،اور میں جب اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ذریعہ وہ سنتا ہے، اور میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور میں اس کا پیر ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور عطا کرتاہوں، اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتاہوں ،اور میں جب کسی کام کو کرتا ہوں تو اس میں ایسے تردّد نہیں کرتا جیسے میں بندۂ مومن کی جان قبض کرنے تردّد کرتا ہوں،وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کو تکلیف پہنچانے کو ناپسند کرتا ہوں۔"[1]

اس حدیث کوامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیاہے۔

حدیث: [8]

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:"قَالَ اللهُ تَعَالَیٰ:

"يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِيْ، ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِيْ. "

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

یعنی: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

1- صحیح بخاری:(6502)

"اے ابنِ آدم! جب تو مجھ سے دعا مانگتا ہے اور مجھ سے امید لگاتا ہے تو میں تیرے سب گناہ معاف کردیتا ہوں اور میں پرواہ نہیں کرتا؛

اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے مغفرت مانگے (استغفار کرے) تو میں تجھے معاف کردیتاہوں اور میں پرواہ نہیں کرتا۔"[1]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے، اور کہا کہ یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

حدیث: [9]

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ:

"مَنْ عَلِمَ أَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ، غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا." رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

یعنی: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"جو اس بات کا علم رکھتا ہے (یقینی طور پر مانتا ہے، اور ایمان رکھتا ہے) کہ میں گناہوں کی معافی پر قادر ہوں تو میں اسے معاف کردیتا ہوں، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں (کمی نہیں)، اس شرط کے ساتھ کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔"[2]

اس حدیث کو امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح السنۃ میں روایت کیا ہے۔

حدیث: [10]

اَلْحَدِيْثُ الْعَاشِرُ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ:

"يَا ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ." رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

1- جامع ترمذی: (3540)

2- شرح السنۃ، بغوی: (14: 388)، ح: (4191) / معجم کبیر، طبرانی: (11: 241)، ح: (11615)

وَ أَبُوْ دَاوُدَ، وَحَمَلَاهُ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى، وَلِذَا أَوْرَدَاهُ فِيْ بَابِ صَلَاةِ الضُّحَى.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اے ابنِ آدم! دن کے ابتدائی حصے میں میرے لیے چار رکعت نماز ادا کر، میں تیرے لے دن کے آخری حصے کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔"

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اورامام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے ،اور اسے نمازِ چاشت (صلاۃ الضحیٰ) پر محمول کیا ہے، اسی لئے انھوں نے اس حدیث کو "باب صلاۃ الضحیٰ" (نماز چاشت کے باب) میں بیان کیا ہے۔[1]

حدیث: [11]

الْحَدِيثُ الْحَادِي عَشَرَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ:

"أَنَا مَعَ عَبْدِيْ إِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ." رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میں میرے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے ،اور میرے لیے اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں (یعنی، ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں)۔"[2]

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [12]

الْحَدِيثُ الثَّانِي عَشَرَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "قَالَ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ:

"يَا رَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ، أَوْ أَدْعُوْكَ بِهِ."

فَقَالَ: "يَا مُوْسَى، قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ"،

1- جامع ترمذی: (475) / سنن ابوداود: (1289)

2- صحیح بخاری: (6137) و (7505) / صحیح مسلم: (2675)

فَقَالَ: "يَا رَبِّ، كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هَذَا، إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهِ".

قَالَ:

"يَا مُوْسَى، لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِيْ، وَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ، وُضِعْنَ فِيْ كِفَّةٍ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فِيْ كِفَّةٍ، لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ."

رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا:

"اے میرے رب مجھے کوئی ایسے کلمات سکھا کہ میں اس سے تجھے یاد کروں ،یا تجھ سے دعا کروں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اے موسیٰ تم "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" کہو، تو انہوں نے کہا کہ:

"اے میرے رب، تیرے تمام بندے یہ کہتے ہیں، میں ایسے کلمات چاہتا ہوں جو تو میرے لیے خاص کردے؛

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اے موسیٰ اگر سات آسمان اور میرے سوا جو کچھ آسمان میں آباد ہے، اور سات زمینیں ملا کر ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں، اور "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" دوسرے پلڑے میں ہو تو ان تمام چیزوں کو "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" ہلکا کردے گا!"[1]

اس حدیث کو امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح السنۃ میں روایت کیا ہے۔

حدیث: [13]

الْحَدِيْثُ الثَّالِثَ عَشَرَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "قَالَ اللهُ تَعَالَى:

"يَا عِبَادِيْ إِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِيْ، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا،

1- شرح السنہ، بغوی:(5: 54)، ح:(1273)/ سنن کبری، نسائی:(10602)

فَلَاتَظَالَمُوْا. يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ أُطْعِمْكُمْ. يَاعِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا، فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ. يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا زَادَ ذَلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا. يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا. يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِيْ إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم حرام کر دیا ہے، اور اسے تمھارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے، لہٰذا تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔

اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں نے ہدایت دی، لہٰذا تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تمھیں ہدایت دوں گا (یعنی، صحیح راستہ دکھاؤں گا)۔

اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں نے کھلایا، پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمھیں کھلاؤں گا۔

اے میرے بندو! تم سب کے سب برہنہ ہو، سوائے اس کے جسے میں نے پہنایا ہے، پس تم مجھ سے لباس مانگو میں تمھیں لباس عطا کروں گا۔

اے میرے بندو! بے شک تم رات، دن گناہ کرتے ہو، اور میں تمھارے تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں، لہٰذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمھاری مغفرت کروں گا۔

اے میرے بندو! تم سب مجھے ضرر پہنچانے تک نہیں پہنچ سکتے ہو کہ مجھے تکلیف یا ضرر پہنچاؤ، نہ تم لوگ سب مل کر مجھے نفع پہنچانے تک پہنچ سکتے ہو کہ مجھے نفع پہنچاؤ۔

اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے والے اور تمھارے بعد والے، تمھارے اِنس (انسان) اور تمھارے جن سب کے سب تم میں سے سب سے زیادہ متقی شخص کے دل کی طرح ہوں تو یہ میری مملکت میں کچھ بھی زیادہ نہ کر پائے گا۔

اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے والے اور تمھارے بعد والے تمھارے اِنس (انسان) اور تمھارے جن سب کے سب تم میں سے سب سے زیادہ فجور والے (گناہ گار) آدمی کے دل کی طرح ہوں تو یہ میری مملکت میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں کرے گا۔

اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے والے اور بعد والے تمھارے اِنس (انسان) اور تمھارے جن سب کے سب ایک چٹیل میدان میں کھڑے ہوں، اور مجھ سے سوال کریں (مانگیں) تو میں ہر انسان کو اس کا مانگا عطا کروں گا، اور اس سے میرے پاس کوئی کمی نہیں ہوگی سوائے اس طرح جیسے سمندر میں سوئی داخل ہو کر اس کے پانی کو کم کرتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ تمھارے اعمال ہیں، میں اسے تمھارے لیے شمار کرتا ہوں، پھر اسے میں تمھارے لیے حسابِ اعمال مکمل کرتا ہوں، تو جو شخص بھی خیر پائے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے، اور جو اس کے علاوہ پائے وہ صرف اپنے

آپ کو ملامت کرے۔"[1]

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [14]

الْحَدِيْثُ الرَّابِعَ عَشَرَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "يَقُولُ اللهُ تَعَالَى:

"أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ. " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" اے ابنِ آدم !تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔"[2]

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [15]

الْحَدِيْثُ الْخَامِسَ عَشَرَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "قَالَ اللهُ تَعَالَى:

"كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِيْ وَ أَنَا أَجْزِيْ بِهِ. " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

یعنی: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" ابنِ آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے صیام (روزہ) کے، کیوں کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔"[3]

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [16]

الْحَدِيْثُ السَّادِسَ عَشَرَ

1- صحیح مسلم:(2577)

2. صحیح بخاری:(5352)/ صحیح مسلم:(993)

3- صحیح بخاری:(1904)/ صحیح مسلم:(1151)

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

”يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ. “ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

” ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ ہوتا ہے آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے، اورارشاد فرماتاہے:

” جو کوئی مجھ سے دعا مانگے، میں اس کی دعا قبول کروں گا؛ جو مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو عطا کروں گا؛ جو مجھ سے مغفرت مانگے میں اس کی مغفرت کردوں گا۔“[1]

اس حدیث کوامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [17]

اَلْحَدِيْثُ السَّابِعَ عَشَرَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:”قَالَ اللهُ تَعَالَى لِلرَّحِمِ:

”أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَ أَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ، قَالَتْ : بَلَى. “ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:” اللہ تعالیٰ نے ”رحم“ (رشتے داری) سے کہا:

” کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے صِلہ کروں جو تم سے صلہ رحمی کرے اور اسے کاٹ دو ں جو تمھیں کاٹ دے (یعنی، قطع رحمی کرے)، تو رحم نے کہا: کیوں نہیں (ضرور)۔“[2]

1- صحیح بخاری:(1145)/ صحیح مسلم:(758)

2- صحیح بخاری:(5987)/ صحیح مسلم:(2554)

اس حدیث کوامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [18]

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنَ عَشَرَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ:

"إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ، عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الجَنَّةَ -يُرِيدُ: عَيْنَيْهِ." رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" میں جب میرے کسی بندے کو اس کی دو محبوب ترین چیزوں سے آزماؤں اور پھر وہ اس پر صبر کرے، تو میں اس کو اس کے بدلے جنت عطا کروں گا۔ -دو محبوب چیزوں سے مراد آنکھیں ہیں، (یعنی، آنکھوں کی بینائی ہے۔)-۔"[1]

اس حدیث کوامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [19]

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعَ عَشَرَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ:

"هِيَ نَارِيْ - يَعْنِي الْحُمَّى - أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِيْ الْمُؤْمِنِ لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ." رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

"یہ "بُخار" جہنم کی آگ ہے ، میں اسے میرے بندۂ مومن پر مسلط کرتا ہوں، تاکہ وہ (بُخار) قیامت کے دن اس کے لیے آگ کا بدلہ رہے۔"[2]

1- صحیح بخاری: (5653)

2- سنن ابن ماجہ: (3470). محدثین کرام نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے کہ: "آگ سے اس کا حصہ ہو گا" کا معنی یہ ہے کہ: "اسے دنیا میں ہی عذاب کا حصہ مل چکا اور وہ اس کے سبب جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا، یا جس قدر دنیا

اس حدیث کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [20]

اَلْحَدِيْثُ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "يَقُولُ اللهُ تَعَالَى:

"ابْنَ آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى، لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ." رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"ابنِ آدم! اگر تو صدمہ پہنچتے ہی ابتدا میں صبر کرے اور احتساب کرے (یعنی، ثواب کی امید رکھے) تو میں تیرے لیے بطورِ ثواب جنت پر ہی راضی ہوتا ہوں۔" [1]

اس حدیث کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [21]

اَلْحَدِيْثُ الْحَادِي وَالْعِشْرُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ:

"يَا عِيسَى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللهَ، وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ، فَقَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا لَهُمْ وَلا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ؟"

قَالَ: "أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ." رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

میں بخار کی تپش اسے ملی ہوگی، اسے جہنم کی آگ سے صرف اسی قدر حصہ ملے گا، تاکہ وہ اس کا متحمل ہو (اسے سہ پائے)۔ ہر دو صورت میں مومن کے لئے بخار خیر ہے۔"

1- سنن ابن ماجہ: (1597). یعنی صدمہ پہنچتے ہی صبر کرے اور "إِنَّا لِلهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" کہہ کر اس مصیبت کو من جانب اللہ سمجھے اور اس آزمائش میں جزع فزع نہ کرے تو اس عمل کا اجر جنت ہے۔

" اے عیسیٰ! میں تمھارے بعد ایسی امت کو بھیجنے والا ہوں کہ جب انہیں اپنی پسندیدہ چیز ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں، اور اگر انہیں نا پسندیدہ چیز لاحق ہو تو وہ احتساب کرتے ہیں (یعنی اسے ثواب اور اجر کا ذریعہ سمجھتے ہیں) اور صبر کرتے ہیں، اور ان کو نہ حِلم ہو گا (یعنی، نہ بُردباری ہو گی) نہ علم ہو گا؛

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

"اے میرے رب! جب حِلم (یعنی، بُردباری) ہو گا نہ علم ہو گا، تو یہ کیسے ہو گا (کہ وہ خوشی میں حمد کریں گے اور ناپسندیدہ چیز ملنے پر صبر اور احتساب کریں گے؟)، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" میں انہیں اپنے حِلم اور اپنے علم سے عطا کروں گا۔"[1]

اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شُعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حدیث: [22]

الْحَدِيْثُ الثَّانِي وَالْعِشْرُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ:

"إِذا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا، فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ، فَإِنَّهُ يَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا، وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: "أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِيْ، وَ ابْتَلَيْتُهُ، فَأَجْرُوا لَهُ مَا كُنتُمْ تَجْرُوْنَ لَهُ. " رَوَاهُ أَحْمَدُ.

یعنی: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"جب میں اپنے کسی بندۂ مومن کو آزماتا ہوں تو وہ میری اس آزمائش پر حمد کرتا ہے، تو وہ اپنے بستر سے اس طرح (گناہوں سے پاک ہو کر) اٹھتا ہے جیسے اس

1- شعب الایمان، بیہقی:(12: 336)،ح:(9480)/ مسند احمد بن حنبل:(27545)

کی ماں نے اسے گناہوں سے پاک پیدا کیا تھا۔اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:
میں نے اپنے بندے کو قید کر رکھا ہے،(یعنی بیماری یا مصیبت میں مبتلا کیا) اور اسے آزمایا ہے،تواس کے لیے وہ تمام اجر جاری رکھو جو تم (صحت کی حالت میں)اس کے لیے جاری رکھتے تھے۔"[1]
اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

حدیث: [23]

الْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:إِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ يَقُوْلُ:
"وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا أُخْرِجُ أَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا أُرِيْدُ أَغْفِرَ لَهُ حَتّٰى أَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُنُقِهِ بِسُقْمٍ فِيْ بَدَنِهِ، وَ إِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهِ." رَوَاهُ رُزَيْنٌ.
یعنی:حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"رب سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:
"میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم! جسے میں معاف کرنا چاہتا ہوں اسے اس وقت تک دنیا سے نہیں نکالتا(موت نہیں دیتا) جب تک کہ اس کی گردن میں پڑے تمام گناہوں کو اس کے"جسم میں بیماری "کے ذریعے،اور اس کے "رزق میں کمی" کے ذریعے ختم نہ کردوں۔"[2]
اس حدیث کو امام رزین رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [24]

الْحَدِيْثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ:
"يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ، قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ

1-مسند احمد بن حنبل:(28: 344)،ح:(17118)
2-جامع الاصول:(9: 586)/ترغیب وترہیب،منذری:(5213)

الْعَالَمِيْنَ؟، قَالَ: أَمَا إِنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ؟

يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ، قَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ، فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟

يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتُكَ، فَلَمْ تَسْقِنِيْ، قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ. " أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا:

"اے ابنِ آدم! میں مریض تھا تو تو نے میری عیادت نہیں کی۔"

بندہ عرض کرے گا:

"اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا تو تو تمام عالَموں کا رب ہے!"

تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ:

"کیا میرا فلاں بندہ بیمار نہیں ہوا تھا؟ تم نے اس کی عیادت نہیں کی تھی، کیا تمھیں علم نہیں تھا کہ اگر تم اس کی عیادت (مزاج پرسی) کرتے، تو مجھے اس کے پاس پاتے!"

(پھر رب تعالیٰ ارشاد فرمائے گا):

"اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں دیا تھا۔"

بندہ عرض کرے گا: "اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا پیش کرتا تو تو تمام عالَموں کا رب ہے!"، تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ:

"کیا تجھے علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، اور تو نے

اسے کھانا نہیں کھلایا تھا، کیا تجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا تھا؟"

(پھر رب تعالیٰ ارشاد فرمائے گا):

"اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے سیراب نہیں کیا تھا۔"

بندہ عرض کرے گا:

"اے میرے رب! میں تجھے کیسے پلاتا، تو تو تمام عالَموں کا رب ہے، تو رب تعالیٰ فرمائے گا: "تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تھا، تو تو نے اسے نہیں پلایا تھا، اگر تو اسے سیراب کرتا (پلاتا) تو مجھے اس کے پاس پاتا تھا!"[1]

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [25]

الْحَدِيْثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

"إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ: سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ." رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ:

"جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کوئی راہ چلتا ہے تو میں اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردیتا ہوں۔"[2]

اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حدیث: [26]

1- صحیح مسلم: (2569)

2- شعب الایمان، بیہقی: (7: 500)، ح: (5367)

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ:

"مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ، فَإِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ." رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"کون ہے وہ جو میرے بارے میں بڑی بات کرتا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہ کروں گا تو بے شک میں اس فلاں شخص کو معاف کرتا ہوں، اور تیرے عمل کو ضائع کرتا ہوں۔"[1]

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [27]

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ اللهُ تَعَالَى:

"يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِيْ الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ." رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ابنِ آدم مجھے ایذا (تکلیف) دیتا ہے، وہ دہر (زمانے) کو برا کہتا ہے اور میں ہی دہر ہوں، تمام امور میرے قبضۂ قدرت میں ہے، میں رات اور دن کو بدلتا رہتا ہوں۔"[2]

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [28]

1- صحیح مسلم: (2621)

2- صحیح بخاری: (4826) / صحیح مسلم: (2246)

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ اللهُ تَعَالَى:

"كَذَّبَنِيْ ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ. فَأَمَّا تَكْذِيْبُهُ إِيَّايَ، فَقَوْلُهُ: لَنْ يُعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَأَنِيْ وَلَيْسَ أَوَّلُ الخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ. وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا وَأَنَا الأَحَدُ الصَّمَدُ، لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُن لِيْ كُفُوًا أَحَدٌ." رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"ابنِ آدم نے میری تکذیب کی ہے (جھٹلایا ہے)، اور اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، اور اس نے مجھے شتم کیا (گالی دی) اور اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، اس کا میری تکذیب کرنا (جھٹلانا) یہ ہے کہ وہ کہتا ہے:

"اللہ مجھے پھر سے دوبارہ اسی طرح نہیں بنائے گا جیسا مجھے پہلی بار پیدا کیا تھا"، حالانکہ اسے پہلی بار پیدا کرنا اس کو دوبارہ بنانے سے آسان نہیں ہے، اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے:

"اللہ نے بیٹا بنالیا، جب کہ میں اَحد (تنہا) ہوں، صمد (بے نیاز) ہوں، میں نے کسی کو نہیں جنا، نہ کسی نے مجھے جنا ہے، اور نہ کوئی میرا برابر ہے۔"[1]

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [29]

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى:

"وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ، اجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، وَلَوْ أَنَّ حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ

1- صحیح بخاری: (4974)

اجْتَمَعُوْا فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ، وَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا، ذٰلِكَ بِأَنِّيْ جَوَادٌ مَاجِدٌ وَاجِدٌ، أَفْعَلُ مَا أُرِيْدُ، عَطَائِيْ كَلَامٌ، وَعَذَابِيْ كَلَامٌ، إِنَّمَا أَمْرِيْ لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُهُ أَنْ أَقُوْلَ لَهُ: كُنْ، فَيَكُوْنُ." رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" اگر تمھارے پہلے والے اور بعد والے، اور تمھارے مردہ اور تمھارے زندہ، اور تمھارے تَر اور تمہارے خُشک سب کے سب ایک میدان میں جمع ہوجائیں، اور اگر تمھارے مردہ اور زندہ، اور تمہارے پہلے اور تمہارے بعد والے، تمہارے تمام تر اور خُشک ایک ساتھ جمع ہوجائیں، اور تم میں سے ہر انسان اپنی اپنی بڑی آرزوئیں مانگے، اور میں تم میں سے ہر ایک سائل کو عطا کردوں تو وہ (عطا کرنا) میری مملکت میں ذرہ بھر بھی کمی نہیں کرے گا، سوائے ایسے جیسے تم میں سے کوئی سمندر سے گزر رہا ہو اور اس نے سمندر میں ایک سوئی ڈالی اور اسے نکال لیا۔

یہ اس لیے کہ میں بہت زیادہ سخاوت کرنے والا ہوں، ماجد (مجد اور بزرگی والا) ہوں، واجد ہوں، میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں، میرا عطا کرنا کلام ہے، اور میرا عذاب دینا کلام ہے، بے شک میرا معاملہ ایسا ہی ہے کہ جب میں کسی شے کے لیے ارادہ کروں تو اسے "کُنْ" (ہوجا) کہتا ہوں اور وہ ہوجاتی ہے۔"[1]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [30]

اَلْحَدِيْثُ الثَّلَاثُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ، فَيَقُوْلُ اللهُ

1- جامع ترمذی: (2495) / مسند احمد بن حنبل: (21367) تفصیلِ حدیث کے لیے دیکھیے: حدیث 13۔

عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ:

"إِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يُرِيْدُ أَنْ يُرْضِيَنِيْ، أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ. " رَوَاهُ أَحْمَدُ.

یعنی: حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"جب بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی طلب کرتا ہے اور مسلسل اسی میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے کہتا ہے:

"میرا فلاں بندہ چاہتا ہے کہ مجھے راضی کرے، تو آگاہ ہو جاؤ! اس پر میری رحمت ہے۔"[1]

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [31]

الْحَدِيْثُ الْحَادِي وَالثَّلَاثُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

"مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيْ السَّائِلِيْنَ. " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

یعنی: حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:

" جسے تلاوتِ قرآن نے میرے ذکر سے اور مجھ سے مانگنے (یعنی، دعا کرنے) سے روکے رکھا (مشغول رکھا) تو میں اسے مانگنے والوں کو عطا کرنے سے بہتر عطا کروں گا۔"[2]

اس حدیث کو امام ترمذی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث "حَسَن غریب" ہے۔

حدیث: [32]

1- مسند احمد بن حنبل: (37: 87)، ح: (22401)

2- جامع ترمذی: (2926)

الْحَدِيْثُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ: أَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ أَلَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا." رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا:

"بے شک آپ کا رب فرماتا ہے:

" اے محمد ﷺ !کیا آپ اس سے راضی نہ ہوں گے کہ آپ کی امت میں سے کوئی آپ پر درود (صلاۃ) بھیجے اور میں اس کے بدلے اس پر دس بار رحمت نازل کروں ،اور یہ کہ آپ کی امت میں سے کوئی آپ پر سلام بھیجے تو میں اس کے بدلے اس پر دس بار سلامتی بھیجوں؟"[1]

اس حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [33]

الْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

"سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ." رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ عز و جل فرماتا ہے:

"میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔"[2]

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [34]

1- سنن نسائی:(1283)/ مسند احمد بن حنبل:(16361)

2- صحیح بخاری:(7553)/ صحیح مسلم:(2751)

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ اللهُ تَعَالَى:

"أَنَا اللهُ، وَ أَنَا الرَّحْمَنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وشَقَقتُ لَهَا مِنْ اسْمِيْ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ." رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرمِذِيُّ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" میں اللہ ہوں ،اور میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم (خونی رشتہ داری) کو پیدا کیا، اور میرے نام (رحمٰن) سے اس کا نام نکالا ،تو جو اسے (رحم / خونی رشتہ داری کو) جوڑے رکھے گا ،(یعنی، صلہ رحمی کرے گا) تو میں اس سے جوڑوں گا ،اور جو اُسے کاٹے گا میں اس کو ہلاک کردوں گا۔"[1]

اس حدیث کو امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [35]

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:قَالَ اللهُ تَعَالَى:

"الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ إِزَارِيْ، فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ." رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" کبریائی (بڑائی) میری چادر ہے،اور عظمت میرا لباس ہے (یعنی، یہ دو صفات میرے لیے خاص ہیں)، تو جو کوئی ان دونوں میں سے کسی کو اپنانے کے لئے مجھ سے جھگڑے تو میں اسے آگ میں ڈال دوں گا۔"[2]

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

1- سنن ابوداود:(1694) / جامع ترمذی:(1907)

2- صحیح مسلم:(2620) / سنن ابوداود:(4090)

حدیث: [36]
اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى:

"إِنَّ عَبْدِيْ كُلَّ عَبْدِيْ الَّذِيْ يَذْكُرُنِيْ وَهُوَ مُلاقٍ قِرْنَهُ." رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

یعنی:

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"یقیناً میرا سچا بندہ، میرا وہ (کامل) بندہ ہے جو مجھے اس وقت یاد کرے جب وہ اپنے مقابل سے ٹکرائے (یعنی، جب اس کا میدانِ جنگ میں دشمن سے مقابلہ ہو جائے)۔" [1]

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [37]
اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ رَبُّكُمْ:

"أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ، وَكَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ." رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:" تمہارا رب فرماتا ہے:

" میرے بندوں میں سے بعض وہ ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور ستاروں کے منکر ہیں، اور بعض وہ ہیں جو میرے منکر ہیں، اور ستاروں پر ایمان رکھتے ہیں، تو جس نے کہا:

" اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش برسی تو وہ مجھ پر ایمان

1- جامع ترمذی:(3580)

رکھنے والا اور ستاروں کا منکر ہے، اور جو کہے کہ فلاں اور فلاں ستاروں کی وجہ سے بارش ہوئی تو وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔"[1]

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث: [38]

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ اللهُ تَعَالَى:

"وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ." رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأَ.

یعنی: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میری خاطر آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے لیے، اور میری خاطر ایک ساتھ بیٹھنے والوں کے لیے، اور میری خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والوں کے لیے، اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہو گئی!" [2]

اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں روایت کیا ہے۔

حدیث: [39]

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: "اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ." رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

یعنی: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میرے جلال کی خاطر آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے

1- صحیح بخاری: (846) / صحیح مسلم: (758)

2- موطا امام مالک: (16) / مسند احمد بن حنبل: (22030)

لیے نور کے منبر ہوں گے،ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔"[1]
اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث "حسن صحیح ہے"۔

حدیث: [40]

اَلْحَدِيْثُ الْأَرْبَعُوْنَ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "إِنَّ اللهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: "أَيْنَ المتحابُّونَ بِجَلَالِي؟ الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي." رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

یعنی: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا:
"کہاں ہیں میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے؟ آج میں انہیں اپنے سایے میں رکھوں گا، یہ وہ دن ہے جس دن کسی کا سایہ نہیں ہے۔" [2]

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

1- جامع ترمذی:(2390)
2- صحیح مسلم:(2566)

الْحُكْمُ الْمُبِيْنُ
فِي
الْكَلِمِ الْأَرْبَعِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا

وَبَعْدُ، فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

"مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِنْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ." انْتَهَى.

وَهُوَ وَإِنْ كَانَ ضَعِيْفًا مِنْ جِهَةِ الرِّجَالِ، لَكِنَّهُمْ جَوَّزُوا الْعَمَلَ بِهِ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ، وَلِذَا اعْتَنَى بِجَمْعِ الْأَرْبَعِيْنَ كَثِيْرٌ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ كُلٌّ فِيمَا بَدَا لَهُ مِنْ أُمُوْرِ الدِّيْنِ.

وَأَرَدْتُ اتِّبَاعَ هٰؤُلَاءِ الْأَعْلَامِ، مَعَ الْاِقْتِصَارِ عَلَى الْمُوْجَزِ مِمَّا صَحَّ عَنْ سَيِّدِ الْأَنَامِ، عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامُ، فَأَخَذْتُ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِهَا مِنْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ - الَّذِيْ هُوَ أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ عَلَى الْإِطْلَاقِ - وَخُمُسَهَا الْأَخِيْرَ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَفِيْهَا مَا عَلَيْهِ الْاِتِّفَاقُ:

حمد اور صلاۃ وسلام کے بعد،

حضور نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت میں سے جو اس کے دین کے معاملے میں چالیس [40] احادیث

حفظ کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے بروزِ قیامت فقہا اور علما کے زمرے میں اٹھائے گا"

اور یہ حدیثِ شریف اگرچہ رجال کے اعتبار سے ضعیف ہے لیکن علما نے فضائلِ اعمال میں اس (احادیثِ ضعیفہ) پر عمل کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

اسی طرح بہت سارے سلفِ صالحین نے اربعین احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا اور دینی اعتبار سے جو موضوع مناسب لگا انھوں نے اس موضوع کے متعلق احادیث جمع کیں اور میں نے ان علمائے اَعلام کی اتباع کا ارادہ کیا اور صرف مختصر احادیث پر اکتفا کیا جو حضور سید الانام صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعلیَ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ سے ثابت ہیں اور صحیح ہیں۔

لہذا، میں نے اس اربعین کے پانچ حصوں میں سے چار حصے صحیح بخاری سے لیے جو عَلَی الاطلَاق اَصَحُّ الْکُتُبْ ہے اور اس کا آخری پانچواں حصہ امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح سے لیا، اور اس مجموعے میں متفق علیہ احادیث بھی ہیں۔

اَلْحَدِیْثُ الْأَوَّلُ

"لَا تَغْضَبْ." أَبُوْ هُرَيْرَةَ.

یعنی:"غصہ مت کرو۔" [1]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِي

"الْعَيْنُ حَقٌّ." أَبُوْ هُرَيْرَةَ.

یعنی:"نظر کا لگنا حق ہے۔" [2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ

"الْحَرْبُ خَدْعَةٌ." جَابِرٌ.

یعنی:"جنگ خُفیہ تدبیر (چال) ہے۔" [3]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ

"الصِّيَامُ جُنَّةٌ." أَبُوْ هُرَيْرَةَ.

یعنی:"روزہ ڈھال ہے۔" [4]

1- صحیح بخاری:(6116)

2- صحیح بخاری:(5740)/ صحیح مسلم:(2187)

3- صحیح بخاری:(3030)/ صحیح مسلم:(1739)

4- صحیح بخاری:(1894)/ صحیح مسلم:(1151)

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيْثُ الْخَامِسُ

"أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ." جَابِرٌ.

یعنی: "میرے لیے غنیمتیں حلال کردی گئیں۔" [1]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيْثُ السَّادِسُ

"الحَيَاءُ مِنَ الإِيْمَانِ." ابْنُ عُمَرَ.

یعنی: "حیا ایمان سے ہے۔" [2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيْثُ السَّابِعُ

"الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ." أَنَسٌ.

یعنی: "سیدھی جانب والا مقدّم ہو گا۔" [3]

یہ حدیث رسول ﷺ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيْثُ الثَّامِنُ

"كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ." عُمَرُ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ.

یعنی: "برتن میں جو اپنے قریب ہو وہ کھاؤ۔" [1]

1- صحیح بخاری:(3122)/ صحیح مسلم:(521)

2- صحیح بخاری:(6118)/ صحیح مسلم:(36)

3- صحیح بخاری:(2352)/ صحیح مسلم:(2029)

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيْثُ التَّاسِعُ

"أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ." أَنَسٌ.

یعنی:" ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو۔" [2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيْثُ الْعَاشِرُ

"كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ." أَبُوْ مُوْسَى.

یعنی:"ہر نشہ آور (شے / مشروب) حرام ہے۔" [3]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيْثُ الْحَادِي عَشَرَ

"لَا آكُلُ مُتَّكِأً." أَبُوْ جُحَيْفَةَ.

یعنی:"میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔" [4]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيْثُ الثَّانِي عَشَرَ

"كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ." جَابِرٌ.

1- صحیح بخاری:(5377)/ صحیح مسلم:(2022)

2- صحیح بخاری:(5167)/ صحیح مسلم:(1427)

3- صحیح بخاری:(4343)/ صحیح مسلم:(1733)

4- صحیح بخاری:(5398)

یعنی:"ہر نیکی صدقہ ہے۔" [1]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثَ عَشَرَ

"اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ." اِبْنُ مَسْعُوْدٍ.

یعنی:" آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔" [2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعَ عَشَرَ

"إِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ." أَبُوْ هُرَیْرَةَ.

یعنی:"تم پے در پے روزے رکھنے سے بچو۔"

(بغیر سحری اور افطار صومِ وصال رکھنے سے باز رہو۔) [3]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسَ عَشَرَ

"نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ." عَائِشَةُ.

یعنی:"حج کیا ہی بہترین جہاد ہے۔" [4]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

1- صحیح بخاری:(6021)

2- صحیح بخاری:(6168)/ صحیح مسلم:(2641)

3- صحیح بخاری:(1966)/ صحیح مسلم:(1103)

4- صحیح بخاری:(2876)

اَلْحَدِيْثُ السَّادِسَ عَشَرَ

"لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ. " ابْنُ عُمَرَ.

یعنی:"تم اپنے آباءواجداد کی قسم مت اٹھاؤ۔" [1]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِيْثُ السَّابِعَ عَشَرَ

"مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ. " أَبُوْ هُرَيْرَةَ.

یعنی:" جو رحم نہیں کرتا ہے، اس پر رحم نہیں کیا جاتا ہے۔"[2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنَ عَشَرَ

"إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. " ابْنُ عُمَرَ.

یعنی:" بے شک ولاء(آزاد کردہ غلام کی میراث) اس شخص کو ملے گی جس نے اسے آزاد کیا۔"[3]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعَ عَشَرَ

"أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. " جُنْدُبٌ.

یعنی:"میں حوضِ کوثر پر تمھارے لیے پہلے سے موجود رہوں گا۔" [4]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت جُندُب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

1- صحیح بخاری:(6646)/ صحیح مسلم:(1646)

2- صحیح بخاری:(5997)/ صحیح مسلم:(2318)

3- صحیح بخاری:(6752)

4- صحیح بخاری:(6589)/ صحیح مسلم:(2289)

اَلْحَدِيْثُ الْعِشْرُوْنَ

"لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ." أَبُوْ سَعِيْدٍ.

یعنی: "انبیاء کو آپس میں ایک کو دوسرے سے بہتر مت بتاؤ۔" [1]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الْحَادِي وَالْعِشْرُوْنَ

"بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ." أَنَسٌ.

یعنی: "میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح (یعنی، قریب) بھیجے گئے۔" [2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّانِي وَالْعِشْرُوْنَ

"اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ." ابْنُ عُمَرَ.

یعنی: "ظلم قیامت کے دن ظُلمات (اندھیریاں) ثابت ہو گا۔" [3]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

1- صحیح بخاری: (2412) / صحیح مسلم: (2374)۔ یہاں انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کو ایک دوسرے پر اس طرح سے فضیلت دینے سے منع کیا گیا ہے جس سے ان میں سے کسی ایک کے بھی مرتبے میں کمی کا شائبہ ہو۔ ورنہ انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کے آپس میں اختلاف درجات کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے، اور علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمام انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ سے رسولوں کا مرتبہ بڑا ہے اور تمام رسولوں میں پانچ انبیا کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اولوالعزم ہیں، اور خاتم النبیین سیدنا محمد ﷺ کا مرتبہ تمام انبیاورسل عَلَیْہِمُ السَّلَامُ سے اعلیٰ وارفع ہے۔

2- صحیح بخاری: (6504)

3- صحیح بخاری: (2447) / صحیح مسلم: (2579)

"لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ." اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ.

یعنی:"کوئی بچاؤ/بچنے کی جگہ نہیں ہے ،سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ﷺ۔" [1]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت صعب بن جثّامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

"وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ." عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو.

یعنی:"ایڑیوں کے لیے(وضو میں مکمل تر نہ کرنے پر) آگ کا عذاب ہو گا۔" [2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ." جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ.

یعنی:"رشتہ توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔" [3]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت جُبیر بن مُطعِم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

"اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ." أَبُوْهُرَيْرَةَ.

یعنی:"کلمہ طیبہ (اچھی بات اور عمدہ کلام) صدقہ ہے۔" [4]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

1- صحیح بخاری:(3012)

2- صحیح بخاری:(163)/ صحیح مسلم:(241)

3- صحیح بخاری:(5984)/ صحیح مسلم:(2556)

4- صحیح بخاری:(2989)/ صحیح مسلم:(1009)

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

"لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوشِمْنَ." أَبُوْ هُرَيْرَةَ.

یعنی:"تم نہ تو کسی کو "گودھو" اور نہ کسی سے "گودھواو"۔" [1]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

"لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ." أَبُوْ هُرَيْرَةَ.

یعنی: " مومن ایک ہی بل(سوراخ) سے دو (2) بار نہیں ڈسا جاتا ہے۔" [2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

"انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا." أَنَسٌ.

یعنی:"اپنے بھائی کی مدد کرو، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔" [3]

یہ حدیثِ رسول ﷺ ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّلَاثُوْنَ

1- صحیح بخاری:(5946). اس حدیثِ پاک کا مقصد انسانی جسم کو معزز اور محترم رکھنا ہے، اور ایسے کاموں سے بچانا ہے اسے بدلنے یا مسخ کرنے،یعنی، تغییرِ خلق اللہ (اللہ تعالی کی تخلیق میں تبدیلی کرنے) یا جسم کو تکلیف دینے کو شامل ہوں۔ یہاں "گودھنا" یعنی Tattoo بنانے کی ممانعت ہے،یعنی، خود "گودھنا" اور جسم پر سوئی چبھو کر یا دیگر آلات سے جلد کے اندر سیاہی ڈال کر گہرا نشان یا تصویر بنانا جس سے جسم پر مستقل نشان (Permanent Tattoo) بن جائے یا پھر کسی دوسرے شخص کے ذریعے "گودھوانا" یعنی Tattoo بنانا، سب شریعت میں منع ہیں۔

2- صحیح بخاری:(6133)/ صحیح مسلم:(2998)

3- صحیح بخاری:(2443)

"إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى. " أَنَسٌ.

یعنی:" صبر تو پہلے صدمے (پریشانی کے شروع) کے وقت ہوتا ہے۔" [1]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيثُ الْحَادِي وَالثَّلَاثُوْنَ

"اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. " عَدِيُّ بنُ حَاتِمٍ.

یعنی:" آگ سے بچو! اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہی ہو ۔" [2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت عَدِی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيثُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُوْنَ

"لَا يَبِعْ بَعْضُكُم عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ. " ابْنُ عُمَرَ.

یعنی:" تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع (خرید و فروخت) پر بیع نہ کرے۔[3]" [4]

1- صحیح بخاری:(1283)/ صحیح مسلم:(926)

2- صحیح بخاری:(1417)/ صحیح مسلم:(1016)

3-جب کوئی مسلمان بھائی ، بحیثیت تاجر یا پھر گراہک کوئی معاملہ (ڈیل / Deal) طے کر رہا ہو تو دوسرا مسلمان اپنی ڈیل طے نہ کرے، یعنی اس میں دخل اندازی نہ کرے۔

4- صحیح بخاری:(2139) و (2165)/ صحیح مسلم:(1412). مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے :"عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ " لکھا تھا پھر "بَعْضٍ " پر لکیر کھینچ کر "أَخِيهِ " لکھا، اور یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیحین میں دونوں روایتوں کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ "عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ "(اپنے بھائی کی بیع پر) کی روایت بخاری (2139) اور مسلم (1412) میں ہے، جب کہ "عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ " (کسی کی بیع پر) کی روایت بخاری (2165) اور مسلم (1412) میں بھی موجود ہے۔ لیکن بخاری میں "بَعْضٍ " کی روایت خبری (بیانیہ) ہے نہ کہ طلبی (نہی)۔ اور غالباً اسی وجہ سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے "أَخِيهِ " کی روایت کو "بَعْضٍ " کی روایت پر ترجیح دی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

الْحَدِيثُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ

"لَا يَنكِحُ المُحْرِمُ. " عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. [1]

یعنی:"مُحْرِم سے نکاح نہیں کیا جاتا۔" [2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيْثُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

"لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ. " ابْنُ عُمَرَ.

یعنی:" اسلام میں "شِغار" [3] نہیں ہے۔" [4]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الْحَدِيْثُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

"شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ. " أَبُو بَكْرَةَ.

یعنی:"عید کے دو مہینے (شوال اور ذوالحجہ، دن کے اعتبار سے، ایک ہی سال میں) کم

---

1 - مکمل حدیث: " لَا يَنكِحُ المُحْرِمُ، ولا يُنكِحُ، ولا يخطُبُ. "یعنی: "محرم سے نکاح کرنا، اور اسے رشتہ بھیجنا منع ہے۔ "

2- صحیح مسلم:(1409)

3- شِغار، زمانہ جاہلیت میں رائج ایک خاص قسم کا نکاح تھا۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص اپنی بیٹی یا بہن کی شادی دوسرے شخص سے اس شرط پر کرتا تھا کہ دوسرا شخص بھی اپنی بیٹی یا بہن کی شادی پہلے شخص سے کرے گا، اس طرح دونوں میں سے کسی کو مہر نہیں دیا جاتا تھا۔ یعنی ایک کا مہر دوسرے کی بیٹی یا بہن بن جاتی تھی۔ اسے اسلام نے حرام اور ممنوع قرار دیا کیونکہ یہ عورت کے حقِ مہر کو پامال کرتا ہے اور اسے محض ایک تبادلے کی چیز بنا دیتا ہے، جب کہ اسلام میں "مہر" عورت کا شرعی حق اور نکاح کا ایک اہم رکن بھی ہے۔ اس حدیثِ مبارک سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلامی شریعت میں ایسے معاہدے جائز نہیں ہیں جن میں عورتوں کو محض تبادلے کا ذریعہ بنایا جائے، اور یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کا مقام بلند کیا ہے، اور مسلمانوں پر ان کے حقوق کو ادا کرنا لازم کیا ہے۔

4- صحیح مسلم:(1415)

نہیں ہوتے (یعنی، 29 کے نہیں ہوتے)۔" [1]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

"لَا يَدْخُلُ الجَنَّةَ نَمَّامٌ." حُذَيْفَةُ.

یعنی: "نَمَّام (یعنی، اِدھر سے اُدھر باتیں پھیلانے والا/چغل خور) جنت میں داخل نہیں ہو گا۔" [2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت حُذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

1- صحیح بخاری:(1912)/ صحیح مسلم:(1089)

اس حدیثِ مبارک کے کئی معانی بیان کیے گئے ہیں، جن میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

1. اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ "ان دو مہینوں کے اَجر و ثواب میں کمی نہیں ہوتی ہے۔" یعنی، رمضان اور ذی الحجہ (جو عید کے مہینے ہیں) میں کیے جانے والے اعمال کا ثواب کبھی کم نہیں ہوتا، چاہے مہینہ 29 دن کا ہی کیوں نہ ہو۔ یعنی، اگر رمضان کا مہینہ 29 دن کا ہو تب بھی اس میں مکمل 30 دن کے روزوں کا ثواب ملتا ہے، اور اسی طرح ذی الحجہ کے پہلے دس دن کی عبادات کا ثواب بھی کامل رہتا ہے۔

2. اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ "یہ دو مہینے اکٹھے کم نہیں ہوتے ہیں۔" یعنی، یہ دونوں مہینے (رمضان اور ذی الحجہ) اکٹھے 29 دن کے نہیں ہوتے، (مگر 30 دن کے ہو سکتے ہیں)۔ یعنی ایک مہینہ 29 دن کا ہوتا ہے تو دوسرا مہینہ 30 دن کا ہوتا ہے، یا دونوں 30 – 30 دن کے ہوتے ہیں۔ اس طرح یا تو دونوں مہینوں میں کل ساٹھ دن کی گنتی برقرار رہتی ہے، یا کم از کم دونوں میں سے کوئی ایک مہینہ مکمل 30 دن کا ہوتا ہے۔

3. اس کا ایک اور معنی یہ بھی لیا گیا ہے کہ "ان مہینوں کی فضیلت میں کمی نہیں ہوتی ہے۔" ان مہینوں کی اپنی فضیلت اور عظمت ہمیشہ برقرار رہتی ہے، چاہے وہ رؤیتِ ہلال کے لحاظ سے 29 دن کے ہوں یا 30 دن کے۔ ان مہینوں کی اہمیت اور ان میں ہونے والی عبادات کا مقام و مرتبہ کبھی کم نہیں ہوتا۔

اس میں سے ہر ایک معنی سے اس بات کی تاکید ہوتی ہے کہ مومن کو قمری مہینوں کی ظاہری گنتی (29 یا 30 دن) پر زیادہ غور کرنے کے بجائے، ان مہینوں کی برکات اور فضیلت سے فائدہ اٹھانے پر توجہ دینی چاہیے۔

2- صحیح مسلم:(105)

اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

"مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا." ابْنُ عُمَرَ.

یعنی:" جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" [1]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ

"بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ." ابْنُ عُمَرَ.

یعنی:"صبح (فجر)، سے پہلے نمازِ وِتر پڑھ لیا کرو۔" [2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

"إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوْتِرْ." جَابِرٌ.

یعنی:" جب تم میں سے کوئی استنجا کرے (پاکی حاصل کرنا چاہے) تو طاق عدد میں

1- صحیح مسلم:(101)/مسند احمد بن حنبل:(5114)

2- صحیح مسلم:(750). اس حدیثِ شریف میں رسول اللہ ﷺ نے وتر کی نماز کا وقت بیان فرمایا ہے کہ یہ فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے تک ہے۔ "بادِرُوا" کا مطلب ہے "جلدی کرو" یا "پہل کرو"، اس سے مراد یہ ہے کہ فجر صادق کے طلوع ہونے سے پہلے ہی وتر سے فارغ ہو جانا چاہیے۔ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور فجر صادق طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے۔ یہ حدیثِ مبارک اس بات کی بھی تاکید کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص رات کے آخری حصے میں تہجد پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ اپنی تہجد کے بعد وتر ادا کرے، لیکن اگر اسے رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا یقین نہ ہو، تو وہ عشاء کے بعد ہی وتر ادا کرلے تاکہ فجر سے پہلے اسے ادا کر سکے۔ یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ کہیں وتر کی نماز فوت نہ ہو جائے اور اس کے عظیم ثواب سے محروم نہ ہو جائے، کیونکہ فجر کا وقت شروع ہوتے ہی وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

ڈھیلہ (یا ٹھیکری) لے۔"[1]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الْأَرْبَعُوْنَ

"قُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ." سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ.

یعنی: "تم "آمَنْتُ بِاللهِ "(میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا) کہو اور اس پر ثابت قدمی سے جمے رہو۔"[2]

یہ حدیثِ رسول ﷺ، حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تَمَّتْ!

(رسالہ مکمل ہوا!)

1- صحیح مسلم: (239)/ صحیح بخاری: (161)، کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: "إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا، وَإِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ."

2- صحیح مسلم:(38)

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ وناظرہ (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ وناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصّص فی الفقہ الإسلامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالإفتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلۂ اشاعت

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر ونایاب مخطوطات، عربی واردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی ودنیاوی تعلیم کے حسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر ومنگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔